بہرحال مجموعی اعتبار سے یہ نمبر بڑا قابلِ قدر اور لائقِ توجہ ہے۔ اس نمبر کے مرتب حضرات لائق مبارکباد ہیں کہ انھوں نے وقت کی ضرورت کا بروقت احساس کیا اور ایک ایسا ضخیم نمبر شائع کردیا جس کو تحریک علی گڈھ کی تاریخ کا ایک اہم باب کہا جاسکتا ہے!! ضرورت ہے کہ اس نمبر کے دوسرے حصہ کو اور زیادہ جامع بناکر اس کو مستقل کتاب کی صورت میں شائع کیا جائے۔

اسلامک لٹریچر کا اسلامی اسٹیٹ نمبر مرتبہ جناب مظہرالدین صاحب صدیقی۔ تقطیع کلاں، ضخامت ۱۵۰ صفحات ٹائپ جلی اور روشن گٹ اپ خوبصورت اور دلکش قیمت دو روپیہ پتہ:۔ شیخ محمد اشرف کشمیری بازار لاہور۔

پاکستان کے قیام کے بعد سے یہ مسئلہ عام طور پر بحث وتمحیص کا موضوع ہوا ہے کہ اسلام میں اسٹیٹ کا کیا تصور ہے اور اس کی عملی شکل کیا ہونی چاہئے اس مسئلہ میں الجھاؤ زیادہ تر اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے مفکرین عام طور پر اسلامی تعلیمات کے قامتِ موزوں پر جدید اصطلاحات وتصورات کا جامہ راست کرنا چاہتے ہیں اور چونکہ قرآن وحدیث میں کہیں خاص اسٹیٹ کے عنوان سے کوئی باب نہیں ہے اس بناپر ہر شخص اپنے اپنے فکر کے مطابق اس مسئلہ کی توضیح وتشریح کرتا ہے۔ حالانکہ اسلامی اسٹیٹ کا تعلق مادی قوانین واصولِ معیشت سے اتنا نہیں ہے جتنا کہ دل سے اور ایمان باللہ سے ہے۔ وہی ایک عمل ہے جو ابوبکر صدیق اور عمر فاروق (رضی اللہ عنہما) سے سرزد ہو تو عین اسلامی اسٹیٹ کا حکم ہے۔ لیکن ہلاکو خاں۔ چنگیز یا تیمور لنگ سے صادر ہو تو اسلام کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلامی اسٹیٹ دستور ساز اسمبلی کے سہارے نہ کبھی قائم ہوئی ہے اور نہ ہوسکتی ہے۔ بلکہ جس اسٹیٹ کو مسلمان "امۃً وسطاً" اور "تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر" کا صحیح مصداق بن کر چلائیں گے دراصل وہی اسٹیٹ اسلامی اسٹیٹ ہوگی۔ "درویش صفت باش وکلاہ تتری دار"

بہرحال چونکہ آج کل یہ مسئلہ اہم موضوعِ بحث بنا ہوا ہے اس لئے لاہور کے مشہور انگریزی